کیا یہ حدیث ہے کہ "رزقِ حلال کمانا عین عبادت ہے"

ریفرنس نمبر: SAR-7650

تاریخ: 16.12.2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عوام میں ایک جملہ مشہور ہے: "رزقِ حلال کمانا عین عبادت ہے یا حصولِ رزقِ حلال عبادت ہے" اور عوام اس جملے کو حدیثِ پاک کہہ کر بولتے اور لکھتے ہیں، کیا واقعی یہ حدیثِ پاک ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں بیان کردہ جملہ: "رزقِ حلال کمانا عین عبادت ہے" یا "حصولِ رزقِ حلال عبادت ہے" بعینہ (Same) ان الفاظ کے ساتھ کتبِ احادیث میں ایسی کوئی روایت نہیں مل سکی، البتہ اس سے ملتا جلتا مفہوم یعنی "رزقِ حلال کمانا ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے" بہت سی احادیث میں موجود ہے اور اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو اپنے لیے یا جن کی کفالت اس کے ذمے ہے، ان کے لیے مال کی حاجت ہو، اس پر رزقِ حلال کا حصول فرض ہے، لیکن رزقِ حلال کی طلب ایسا فرض نہیں جو نماز، روزے وغیرہ کے درجہ میں ہو، بلکہ یہ نماز، روزہ جیسے عمومی فرائض کے بعد فرض ہے۔

چنانچہ معجم کبیر اور کنز العمال کی حدیثِ پاک میں ہے، واللفظ للاوّل: "ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: طلب الحلال فريضة بعد الفريضة" ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: رزقِ حلال کو طلب کرنا ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔

(المعجم الکبیر، جلد 10، صفحہ 74، مطبوعہ القاھرہ)

اور سننِ کبریٰ، شعب الایمان، کنز العمال اور دیگر کتبِ احادیث میں ہے، واللفظ للاوّل: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة" ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: رزق حلال تلاش کرنا ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الاجارۃ، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، جلد9، صفحہ56، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: "أي على من احتاج إليه لنفسه، أو لمن يلزم مؤنته ...ثم هذه الفريضة لا يخاطب بها كل أحد بعينه، لأن كثيرا من الناس تجب نفقته على غيره، وقوله (بعد الفريضة): كناية عن أن فرضية طلب كسب الحلال لا تكون في مرتبة فرضية الصلاة والصوم والحج وغيرها، فالمعنى أنه فريضة بعد الفريضة العامة الوجوب على كل مكلف بعينه" ترجمہ: یعنی اس شخص پر لازم ہے جسے خود اپنے لیے یا جس کا نفقہ اس پر لازم ہے، اس کے لیے مال کی حاجت ہو، پھر یہ ہر ایک پر فرض نہیں، کیونکہ بہت سے لوگوں کا نفقہ دوسروں پر واجب ہوتا ہے اور سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان "فرض کے بعد" اس بات سے کنایہ ہے کہ رزقِ حلال تلاش کرنے کی فرضیت، نماز، روزہ، حج وغیرہ کی فرضیت کے درجے میں نہیں ہے، لہٰذا معنیٰ یہ ہے کہ طلبِ حلال ان عمومی فرائض کے بعد فرض ہے، جو ہر مکلف پر بعینہ لازم ہیں (جیسے نماز، روزہ وغیرہ، تو ان کے بعد طلبِ رزقِ حلال فرض ہے)۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، جلد6، صفحہ31، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

11 جمادی الاولیٰ 1443ھ/16 دسمبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے